پنجاب کے انقلابی عالم!

مولانا محمد نعیم صاحب

ہندوستان کے جلیل القدر مجاہد عالم، خاندان علمائے لدھیانہ کے ہونہار بیٹے، فاضل، ملک کی آزادی کے بہادر جرنیل مولانا مفتی محمد نعیم صاحب ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے۔ گھر کا علمی ماحول تھا ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ اس کے بعد دیوبند میں ہندوستان کے نامور انقلابی رہنما مولانا شیخ الہند اسیر مالٹا سے تعلیم و تربیت حاصل کی۔ ۱۹۲۱ء سے ملک میں تحریکات کا آغاز ہوا۔ آپ بہادر سپاہی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ خلافت اور کانگریس کی خدمات میں نمایاں حصہ لیا۔ اور کانگریس کے پرجوش رضاکار رہے۔

پٹیل کمیٹی

صوبہ سرحد میں حکومت نے سرخپوش کارکنوں پر ۱۹۳۰ء میں جو بے پناہ مظالم کئے، قصہ خوانی بازار میں ڈکٹیٹر شاہی نے تشدد و بربریت کا جو انسانیت سوز مظاہرہ کیا۔ اس سلسلہ میں انڈین نیشنل کانگریس نے سردار ولبھ بھائی پٹیل کی زیر قیادت آزاد تحقیقاتی کمیٹی "پٹیل کمیٹی" کے نام سے بنائی۔ مفتی صاحب اس میں شریک تھے۔ آپ نے بڑی جانفشانی اور محنت سے تمام حقائق جمع کئے۔ اور اس رپورٹ کی ترتیب و تکمیل میں آپ کا نمایاں حصہ تھا۔ حکومت نے اپنے جرائم کی سیاہ کاریوں کو چھپانے کے لئے ضبط کرلیا۔ اگر ضرورت پیش آئی تو اب وہ رپورٹ صحیح حالت میں لوگوں کے سامنے آسکے گی۔

جمعیۃ علماء اور کانگریس

جمعیۃ علماء ہند ہمیشہ کانگریس کے دوش بدوش جنگ آزادی کی جدوجہد میں گرانقدر خدمات انجام دیتی رہی خواہ وہ ۱۹۲۱ء کی سول نافرمانی ہو یا ۱۹۳۰ء کی۔ یا ۱۹۴۲ء کی انقلابی لڑائی۔ اس سلسلہ میں مفتی صاحب ہمیشہ پیش پیش رہے۔ اور آپ نے ان فیصلوں میں سرگرم حصہ لیا ہے۔ جمعیۃ علماء ہند نے جب تاریخی اجلاس امروہہ میں کانگریس کے ساتھ اشتراک عمل کی جو تجویز منظور کی تھی۔ اور اس کے مطابق جنگ آزادی لڑنے کیلئے جو وار کونسل بنائی گئی تھی مفتی صاحب اس کے سرگرم رکن تھے۔ اور آپ نے اس پروگرام کی تکمیل میں نمایاں حصہ لیا تھا۔

پہلا یوم آزادی

لدھیانہ میں ۲۶ جنوری ۱۹۳۱ء کو پہلا یوم آزادی منانے کے لئے کوئی جگہ نہ ملتی تھی۔ شہر کی تمام پبلک جگہوں پر پولیس نے قبضہ کر رکھا تھا۔ رجعت پسند طبقہ حکومت کے ساتھ تھا۔ لوگوں کو اس حد تک ڈرایا گیا تھا کہ جو شخص آزادی کا پرچم لہرائے گا شاید وہ پولیس کی سنگینوں کی نذر ہوجائے اور جس جگہ لہرایا جائے وہ ہمیشہ کے لئے حکومت کے قبضہ میں چلی جائے۔ ان نازک حالات میں مفتی محمد نعیم صاحب کی ذات گرامی تھی۔ جنہوں نے لدھیانہ کی سرزمین پر اللہ کے گھر شاہی مسجد میں پہلا پرچم آزادی پوری جرات و اولوالعزمی کے ساتھ سربلند کیا۔ پولیس کی مسلح گاردیں محاصرہ کئے کھڑی تھیں۔ ڈکٹیٹر شاہی کے ایجنٹ بھی لوگوں میں خوف پیدا کررہے تھے۔ لیکن حریت پسندوں کے عزم و ارادہ اور اقدام نے ڈکٹیٹر شاہی کو دم بخود کردیا۔ اور پرچم آزادی پوری شان کے ساتھ لہرا گیا۔

آپ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کے ساتھ جیل میں رہے۔ آزاد ہو کر اور دہلی میں ایک عظیم الشان جلوس کی رہنمائی کرتے ہوئے گرفتار کرلئے گئے۔

مصر میں گرفتاری

۱۹۳۲ء میں آپ حج بیت اللہ کیلئے تشریف لے گئے اور ساتھ ہی مصر، فلسطین، عراق وغیرہ کی سیاحت کا بھی پروگرام بنایا۔ حکومت نے آپ کو پاسپورٹ دینے میں کافی پس و پیش کی۔ کافی جدوجہد کے بعد پاسپورٹ دے دیا۔ اور جب آپ حج سے فارغ ہو کر مصر اور فلسطین کی بندرگاہ سویز پر پہنچے تو آپ کا پاسپورٹ منسوخ کروادیا گیا۔ اور برطانوی اشارہ پر آپ کو گرفتار کرلیا گیا۔ اور خطرناک باغی قرار دیکر آپ کا داخلہ مصر ممنوع قرار دیا۔ اور آپ کو گرفتاری کی حالت میں فلسطین لاکر چھوڑ دیا۔ ہندوستان میں گرفتاریوں کا سلسلہ جاری تھا لیکن مصر نے بھی آپ کا پیچھا نہ چھوڑا۔

دور سکندری

مفتی صاحب ہمیشہ سپاہی رہے ہیں۔ اور آپ کا طرز عمل بہت صاف اور واضح رہتا ہے۔ کسی شخص کو آپ کی ذات کے متعلق کوئی غلط فہمی نہیں رہتی۔ وہ جس چیز کو دیانتداری سے صحیح سمجھتے ہیں پوری طاقت سے اس کی موافقت کرتے ہیں جسے غلط خیال کرتے ہیں۔ اس کی مخالفت سے گریز نہیں کرتے کوئی مصلحت، قوت یا لالچ آپ کی راہ میں حائل نہیں ہوتا۔ انگریز اور انگریزی ایجنٹوں کے متعلق آپ ناقابل [illegible] ہمیشہ انہی خیالات کا اظہار فرماتے ہیں۔ پنجاب میں ۱۹۳۶ء کے انتخابات میں یونینسٹ پارٹی کامیاب ہوگئی۔ اور زمام اقتدار سر سکندر حیات کے ہاتھ میں آگئی۔ آپ انہیں انگریزی روحوں سے تعبیر کرتے تھے جو ہندوستانی جسموں میں داخل ہوگئی ہیں۔ آپ ان سے تعارف پر تیار نہ تھے۔ سر سکندر حیات نشہ اقتدار سے مست ہو کر لدھیانہ آئے۔ اور اپنے سیاسی مخالفین خصوصاً مفتی صاحب کو اپنی طاقت اور اقتدار سے ہموار کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے آپ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی لیکن [illegible] انداز میں آپ نے صاف انکار کردیا۔ اور فرمایا۔ مجھے سکندر حیات سے کوئی کام نہیں۔ سر سکندر حیات اس جواب سے غصہ میں بھر گیا۔ اور اس نے آپ کے خلاف ایک جھوٹا مقدمہ بنا کر آپ کو ایک سال کیلئے جیل میں بھجوادیا۔ سر سکندر حیات بھی دنیا سے رخصت ہوگئے۔ جیل کی میعاد بھی پوری ہوگی۔ لیکن دونوں کی تاریخ رہتی دنیا تک باقی رہیگی۔

۱۹۴۲ء کی نظربندی

اگست ۱۹۴۲ء میں آزادی کا نعرہ بلند ہوا۔ اور ملک میں برطانوی ظلم و تشدد کا دور شروع ہوگیا۔ ۱۰ اگست کے روز سرزمین لدھیانہ پر آپ سب سے پہلے گرفتار کرلئے گئے اور ڈھائی برس تک پنجاب کی مختلف جیلوں میں نظربند رہے نظربندی کے زمانہ میں آپ [illegible]

آپ ایک بے خوف بیباک اور صحیح الخیال کانگریسی رہنما ہیں۔ آپ کی ثابت قدمی، کانگریس کے ساتھ وفاداری بے مثال ہے۔ ملک میں بڑے بڑے طوفان آئے اور فرقہ وارانہ آندھیاں چلیں اور بڑے بڑے پہاڑ اس رو میں بہہ گئے آپ نے ہر مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ ہر قسم کا بہتان برداشت کیا۔ اور مخالفت قبول کی۔ مگر اپنی صحیح جگہ ایک منٹ کے لئے بھی نہیں چھوڑی۔

یوم آزادی

ایک وہ روز تھا ۲۶ جنوری ۱۹۳۰ء کہ پہلا یوم آزادی منانے پرچم آزادی لہرانے کے لئے سرزمین لدھیانہ تنگ تھی۔ مفتی صاحب آپ کے ساتھی مضبوط ہاتھوں سے پرچم آزادی لئے کھڑے ہوئے۔ آج ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء میں یہ قربانیاں رنگ لائیں۔ وہی پرچم سرکاری عمارتوں پر لہرا رہا ہے جو سنگین بندوقیں کل مخالف تھیں۔ وہی آج محافظ ہیں۔ اور ڈکٹیٹر شاہی کے ایجنٹ دست بستہ اس کو سلامی کررہے ہیں اور اس کی سلامی پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

انقلاب زندہ باد

روزنامہ

حقیقت

15 اگست

1947

Daily NewsPaper

Haqiqat
15th August
1947

…ہیں۔ اور آپ ان فیصلوں میں سرگرم حصہ دار ہے۔ جمعیۃ علماء ہند نے اپنے تاریخی اجلاس امروہہ میں کانگرس کے ساتھ اشتراک عمل کی جو مشہور تجویز منظور کی تھی۔ اور اس کے مطابق جنگ آزادی لڑنے کیلئے جو وار کونسل بنائی گئی تھی۔ مفتی صاحب اس کے سرگرم رکن تھے۔ اور آپ نے اس پروگرام کی تکمیل میں نمایاں حصہ لیا تھا۔

پہلا یوم آزادی

لدھیانہ میں ۲۶۔ جنوری ۱۹۳۱ء کو پہلا یوم آزادی منانے کے لئے کوئی جگہ نہ ملتی تھی۔ شہر کی تمام پبلک جگہوں پر پولیس نے قبضہ کر رکھا تھا۔ رجعت پسند طبقہ حکومت کے ساتھ تھا۔ لوگوں کو اس قدر ڈرایا گیا تھا کہ جو شخص آزادی کا پرچم لہرائے گا۔ تشدد پولیس کی سنگینوں کی نذر ہو جائے گا اور جس جگہ لہرایا جائے وہ ہمیشہ کے لئے حکومت کے قبضہ میں چلی جائے۔ ان نازک حالات میں مفتی محمد نعیم صاحب کی ذات گرامی تھی۔ جنہوں نے لدھیانہ کی سرزمین پر اللہ کے گھر شاہی مسجد میں پہلا پرچم آزادی پوری جرأت و جوانمردی کیساتھ سربلند کیا۔ پولیس کی مسلح گارد یں محاصرہ کے لئے کھڑی تھیں۔ نوکر شاہی کے ایجنٹ بھی لوگوں میں خوف پیدا کر رہے تھے۔ لیکن حریت پسندوں کے بہادرانہ اقدام پر نوکر شاہی دم بخود ہو کر رہ گئی۔ اور پرچم آزادی پوری شان کے ساتھ لہرانے لگا۔

انگریز کی ضمانت

آپ نے ملک کی ہر لڑائی میں سرگرم حصہ لیا۔ اور جب بھی قربانی کی ضرورت ہوئی آپ مردانہ وار سامنے آگئے اور تقریباً ہر تحریک میں قید و بند اور نظر بندی کی مشکلات برداشت کیں۔ آپ پر ۱۹۳۱ء میں لدھیانہ میں ۱۲۴ الف بغاوت کا مقدمہ چلایا گیا وہاں مجسٹریٹ نے آپ سے ضمانت کیلئے کہا۔ آپ نے اس پیشکش کا ایسا مدلل جواب دیا۔ جس پر مجسٹریٹ شرمسار ہو کر رہ گیا آپ نے فرمایا کہ حکومت مجھے یقین دلا سکتی ہے کہ وہ ایک سال تک ملک میں رہے گی تو مجھ سے ایک سال کے لئے ضمانت طلب کر سکتی ہے۔

جمعیۃ کی سول نافرمانی

۱۹۳۲ء میں ایک جانب کانگرس انگریز کے خلاف میدان جنگ میں کھڑی تھی۔ دوسری طرف جمعیۃ علماء ہند نے دہلی میں مورچہ لگا دیا۔ آل انڈیا جمعیۃ کی تحریک سول نافرمانی میں

…دوری بے اختیار فرماتے ہیں پنجاب میں ۱۹۳۷ء کے انتخابات میں یونینسٹ پارٹی کامیاب ہوئی۔ اور عنان اقتدار سر سکندر حیات کے ہاتھ میں آئی۔ آپ انہیں انگریزی روحوں سے تعبیر کرتے ہیں جو ہندوستانی جسموں میں داخل ہو گئی ہیں۔ آپ ان سے تعارف پر تیار نہ تھے۔ سر سکندر حیات نشہ اقتدار سے مست ہو کر لدھیانہ آئے۔ اور اپنے سیاسی مخالفین خصوصاً مفتی صاحب کو اپنی طاقت اور اقتدار سے ہموار کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے آپ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی لیکن منکسرانہ انداز میں آپ نے صاف انکار کر دیا۔ اور فرمایا۔ مجھے سکندر حیات سے کوئی کام نہیں۔ سر سکندر حیات اس جواب سے غصہ میں بھر گیا۔ اور اس نے آپ کے خلاف ایک جھوٹا مقدمہ بنا کر آپ کو ایک سال کیلئے جیل میں بھجوا دیا۔ سر سکندر حیات بھی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ جیل کی میعاد بھی پوری ہو گی۔ لیکن دونوں کی تاریخ رہتی دنیا تک باقی رہیگی

۱۹۴۲ء کی نظربندی

اگست ۱۹۴۲ء میں آزادی کا نعرہ بلند ہوا۔ اور ملک میں برطانوی ظلم و تشدد کا دور شروع ہو گیا۔ ۱۰ اگست کے روز سرزمین لدھیانہ پر آپ سب سے پہلے گرفتار کر لئے گئے اور ڈھائی برس تک پنجاب کی مختلف جیلوں میں نظر بند رہے نظر بندی کے زمانہ میں آپ انبالہ میں شدید طور پر بیمار ہو گئے اور تقریباً چھ ماہ تک بستر مرگ پر پڑے رہے۔ بعض اوقات بالکل مایوسی کی حالت بھی پیدا ہو جاتی تھی۔ لیکن آپ کے عزم و استقلال میں کوئی فرق نہ آیا بلکہ پورے ثبات کے ساتھ آپ نے نظر بندی کے ایام پورے کئے۔

آپ پنجاب کانگرس میں خاص احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں مخالف و موافق آپ کی عزت و تکریم کرتے ہیں۔ آپ صوبہ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی آل انڈیا کانگرس اور صوبہ کانگرس کمیٹی کے متعدد بار ممبر رہے سٹی کانگرس کمیٹی اور ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی لدھیانہ کے برسوں صدر رہے۔ پر آشوب زمانہ انقلاب ۱۹۴۲ء میں آپ ہی لدھیانہ ڈسٹرکٹ کانگرس کے صدر تھے۔ مذہبی طور پر آپ ہندوستان کے آزاد خیال قوم پرور علماء کی جماعت جمعیۃ علماء ہند کے ساتھ وابستہ ہیں۔ آپ پنجاب صوبائی جمعیت کے ناظم ہیں۔ برسوں سے ورکنگ کمیٹی کے ممبر چلے آ رہے ہیں۔ اور آجکل نظامت کے عہدہ پر مامور ہیں۔